www.KitaboSunnat.com

شعروادب

ڈاکٹر محمد اصغر اسد، ملتان

عربی لغت نگاری ــــــ آغاز و ارتقاء

عربی زبان اور اس کے ادب کا گہرا مطالعہ کرنے سے یہ بات کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ اس زبان وادب پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت رہی ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی انسان کو نبوت کے لئے منتخب کرتا ہے تو اسے خاص انداز اور خاص ماحول میں پروان چڑھاتا ہے، اسی طرح جب اس نے عربی زبان کو اپنے آخری پیغامِ ہدایت کے لئے انتخاب فرمایا تو اس کو ابتداء سے ہی ایک خاص انداز سے اپنی نگرانی اور حفاظت میں پروان چڑھایا چنانچہ عرب قوم عصر جاہلیت سے ہی اس زبان کا اہتمام کرتی آئی ہے، ظہورِ اسلام کے بعد تو اس میں اور بھی اضافہ ہوگیا، کیوں کہ عربی زبان، اللہ کا کلام، اور اس کے آخری رسول کی زبان قرار پائی۔ حضرت نبی اطہر ﷺ نے فرمایا:

"أحبّوا العرب لثلاث لأنی عربی والقرآن عربی وکلام اهل الجنة عربی (۱) "
او کما قال النبی ﷺ "

"عربوں سے تین باتوں کی بناء پر محبت کرو: کیوں کہ میں عربی ہوں، قرآن کی زبان عربی ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے"۔

حضرت رسول اللہ ﷺ سے ایسے ایسے الفاظ بھی مروی ہیں کہ عظیم ماہر لسان صحابہ کو بھی بعض اوقات ان کے معانی معلوم کرنے کے لئے آپ سے پوچھنا پڑتا، زبان دانی اور لغوی مہارت اس دور میں ایک قابل فخر کارنامہ تھی، چنانچہ آنحضرت کا فرمان ذی شان ہے:

"انا أفصح العرب، بید أنی من قریش ونشأت فی بنی سعد بن بکر " (۲)

"میں عربوں میں سب سے زیادہ فصیح ہوں تاہم میں قریشی ہوں اور میری نشوونما قبیلہ سعد بن بکر میں ہوئی ہے"۔

عہد نبوت اور خلافتِ راشدہ میں قرآنی الفاظ کی تفسیر اور غریب الحدیث کی شرح اور توضیح کی بلا شبہ اشد ضرورت تھی، لیکن وہاں ایسے عربی لغت دان موجود تھے، جن سے یہ ضرورت پوری ہو جاتی تھی، مثلاً خلفاءِ اربعہ، زید بن ثابت، اُبی بن کعب، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عباس، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، اور نامور اسلامی شعراء مثلاً حسان بن ثابت، عبد اللہ بن رواحہ، کعب بن زہیر وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

الشعر دیوان العرب —— الخ

"شعر عربوں کا دیوان ہے۔ جب قرآن کے کسی لفظ کا مفہوم ہمیں معلوم نہ ہوتا تو ہم اشعار کی طرف رجوع کرتے، جب قرآن کی کوئی بات سمجھ نہ آئے تو شعروں میں تلاش کیجئے، کیوں کہ اشعار عربی زبان میں ہیں" (۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس لغت میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ وہ عربی نوادرات ومفردات اور امثال وغیرہ سے بخوبی واقف تھے اور اسی مہارت کی بنیاد پر وہ کلمات کی لغوی تشرح کرتے، ایک مرتبہ نافع بن ازرق اور نجدہ بن عویمر نے حضرت ابن عباس سے تفسیری مسائل دریافت کرنے کے لئے یہ شرط لگائی کہ ہر کلمہ کا مفہوم عربی اشعار کی مدد سے واضح کریں تو آپ نے یہ شرط پوری کردی (۴)۔ گویا ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے عہد کی چلتی پھرتی کتاب لغت تھے۔

جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور عربوں اور عجمیوں کا اختلاط ہوا تو عربی زبان میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہوا اور خاص شہری علاقے اس کی لپیٹ میں زیادہ آنے لگے تو عربی زبان کے محافظ علماء نے اس چیز کو بڑی شدت سے محسوس کیا، چنانچہ وہ دیہاتوں کی طرف نکل گئے تاکہ فصیح اور خالص عربی سیکھیں، تذکرہ نگاروں نے ایسے لغت دانوں کی ایک طویل فہرست دی ہے جس میں خلیل بن احمد المتوفی ۱۷۰ھ، خلف الاحمر المتوفی ۱۸۰ھ، الکسائی المتوفی ۱۸۹ھ، ابن درید المتوفی ۳۲۱ھ جیسے لوگ شامل ہیں۔

عربی زبان کی خدمت کرنے والے نامور علماء اس زبان کی حفاظت میں اس قدر حساس تھے کہ کسی کلمہ کو وہ محض اس لیے غلط تصور کرتے تھے کہ عربوں نے اسے اس طرح استعمال نہیں کیا تھا، خواہ وہ کلمہ بذات خود کتنا فصیح کیوں نہ ہو، وہ کلمات غیر فصیحہ پر باقاعدہ نقد وجرح کرتے اور لوگوں کو اس کے استعمال سے باز رکھتے، بلکہ بعض نے تو اس ضمن میں کتب اور رسائل بھی لکھے مثلاً کسائی المتوفی ۱۹۲ھ نے ایک رسالہ "ماتلحن فیه العامة" (۵) تحریر کیا، اسی طرح ابو عثمان بکر بن محمد المازنی المتوفی ۲۴۸ھ، ابو حنیفہ الدینوری المتوفی ۲۹۰ھ، ابو ہلال العسکری المتوفی ۳۹۵ھ کی کتب کا موضوع "لحن العامة اور لحن الخاصة" ہے (۶)

عربی زبان کی نقد وجرح اور تہذیب وتنقیح کا کام ابھی تک جاری ہے، متقدمین اور متاخرین نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں جس عرق ریزی سے کام لیا ہے، دنیا کی کوئی زبان اس کی ہمسری نہیں کر سکتی، اور یہ محنت وکاوش مختلف گوشوں میں کی گئی مثلاً مفردات کی روایت، قواعد کی ترتیب، شواہد کا استیعاب، کلمات وموازین کا حفظ وضبط، مترادف الفاظ میں دقیق لغوی فرق، معرب ودخیل الفاظ کی تحقیق وغیرہ۔ در اصل اس جانب اس اہتمام کی بڑی وجہ قرآن مجید کی حفاظت اور اس کے معانی ومطالب کے فہم وادراک کی ضرورت واہمیت تھی، علاوہ ازیں عربی نہ صرف علم دین کے حصول کا ذریعہ تھی بلکہ انسانی علوم، تہذیب وتمدن کے مظاہر اور انسانی تجربات ، افکار وآراء کے معلوم کرنے کا ذریعہ تھی۔

تدوینِ لغت کے ادوار

عربی زبان کی مذکورہ بالا اہمیت وافادیت کے ساتھ ساتھ جہاں تک اس کی لغت نویسی کا تعلق ہے تو اگرچہ زمانہ قبل از اسلام میں بھی عرب اس کی حفاظت کرتے آئے تھے اور طلوع اسلام سے قبل ہی یہ زبان بام عروج کو پہنچی ہوئی تھی جس کی دلیل جاہلی شعراء کے شاندار قصائد ہیں، لیکن عصر جاہلی میں لغت نویسی کا قطعاً کوئی کام نہ ہوا تھا۔ بلکہ طلوع اسلام کے بعد مسلمانوں نے جہاں دیگر علوم وفنون میں طبع آزمائی فرمائی، وہاں لغت نویسی میں بھی اپنی مہارتِ فن کے جوہر دکھائے، صحابہ کرام تاجدار مدینہ ﷺ سے قرآن وحدیث میں وارد شدہ الفاظ کے معانی ومطالب دریافت کرتے، بعض صحابہ ان کو زبانی یاد رکھتے اور بعض ان کو لکھ لیتے اور آگے لوگوں کو بتاتے، اسے ہم تدوین لغت کا پہلا مرحلہ کہہ سکتے ہیں جو قرآن وحدیث کے بعض مشکل الفاظ کی شرح وتوضیح تک محدود تھا۔

اس کے بعد لغت نویسی کا دوسرا مرحلہ آیا اور یہ گویا پہلے مرحلے کے زیر اثر تھا، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کے بہترین نمائندے تھے وہ صحابہ اور تابعین کو قرآن وحدیث کے غریب الفاظ کے معانی ومفاہیم سے آگاہ کرتے اور مفردات کی شرح بوقتِ ضرورت عربی اشعار کی روشنی میں کرتے تھے، ابن عباس کی طرف دو کتابیں "غریب القرآن" اور "التفسیر الاکبر" منسوب ہیں، لیکن در حقیقت یہ ان کی تحریر کردہ نہیں تاہم لغت نگاری کے بانی مبانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں (۷) ۔ بعض لوگ اس سلسلہ میں ابان بن تغلب، ابو سعید البکری المتوفی ۱۴۱ھ کا نام بھی لیتے ہیں جو ایک عظیم قاری، فقیہ اور ثقہ عالم تھے اور انہوں نے "غریب القرآن" کے نام سے کتاب لکھی اور بوقتِ ضرورت شواہد کے طور پر عربی اشعار بھی رقم کیے (۸)۔

خلاصہ کلام، حضرت ابن عباس کے بعد ابان بن تغلب نے عربی لغت نویسی کی طرف خصوصی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجہ کی اور پھر خلیل بن احمد الفراہیدی المتوفی ۱۷۰ھ نے "کتاب العین" کے نام ایسی مایہ ناز تصنیف کی جسے اصطلاحاً "ڈکشنری Dictionary" کہا جا سکتا ہے۔ وہ اپنے اسلوب میں پہلا شخص ہے جس نے بغیر کسی کی تقلید کئے اس فن کا آغاز کیا۔

لغت نویسی کے اس تیسرے مرحلہ میں جو ارتقاء کا مرحلہ ہے، لوگوں نے مختلف انداز سے اس میدان میں کام کیا مثلاً بعض مؤلفین نے لغوی مفردات کو معانی و موضوعات کے اعتبار سے اکٹھا کیا، انہوں نے عمداً ایسے مفردات بھی اکٹھے کیے جو صورتاً بھی ملتے جلتے تھے اور معانی کے لحاظ سے بھی ایک دوسرے کے قریب تھے جیسے "قد وقط" (اس نے چیرا، پھاڑا)، "قضم، خضم" (اس نے چبایا)، اسی طرح بعض نے لفظ "عین"، "مَولیٰ"، "عجوز"، "نوی" وغیرہ جیسے کثیرالمعانی کلمات اکٹھے کیے۔ اس طرز پر جو کتب مرتب ہوئیں، ان کے نام حسبِ ذیل تھے:

کتاب النبات، کتاب الحشرات، کتاب الإبل، کتاب النخیل، کتاب الخیل، کتاب خلق الانسان وغیرہ بہرحال جب علماء نے ایسی کتب تالیف کیں جو ایک خاص ترتیب کے مطابق بیشتر لغوی مفردات پر مشتمل تھیں اور ساتھ ساتھ ان کے معانی و مطالب بھی بیان کیے گئے تھے تو اس کے بعد عام لغت نویسی کا آغاز ہوا اور مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کا طرز بدلتا اور ترقی کرتا رہا، تاہم پہلی صدی ہجری اس فن کا نقطہ آغاز تھی اور دوسری صدی ہجری سے باقاعدہ اس فن کا ارتقاء شروع ہوا جو اب تک جاری و ساری ہے اور رہتی دنیا تک، جب تک اللہ کا کلام موجود ہے، اس فن میں ماہرین طبع آزمائی کرتے رہیں گے۔

درج ذیل سطور میں مشہور لغت نگاروں کا اور معروف کتبِ لغت کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس میں سب سے پہلے ہم علم عروض اور عربی موسیقی کے بانی شیخ خلیل بن احمد الفراہیدی کے ذکر سے آغاز کرتے ہیں

چند مشہور لُغت نگار

خلیل بن احمد الفراہیدی

ابو عبد الرحمٰن البصری الفراہیدی 100ھ میں پیدا ہوا، اور 170ھ یا ایک روایت کے مطابق 175ھ میں وفات پائی، ابو عمرو بن العلاء کا شاگرد اور مشہور نحوی سیبویہ کا استاد تھا، انتہائی ذہین، فطین، عابد، مجاہد تھا، فن لغت میں پہلی شہرۂ آفاق کتاب "کتاب العین" لکھی جو عربی لغت کی اساس ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیل نے یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کی مگر اس میں مخارج حروف کی ترتیب کو ملحوظ رکھا، پہلے حروف حلقی (ء، ہ، ع، ح، غ، خ)، پھر وہ حروف جو زبان سے نکلتے ہیں، پھر دانتوں سے نکلنے والے حروف، پھر لبوں سے نکلنے والے حروف اور کتاب کا آغاز حرف العین سے کیا کیوں کہ حروف حلقی میں حلق کی گہرائی (وسطِ حلق) سے نکلنے والا یہی حرف ہے۔

خلیل کی طرف "کتاب العین" کے انتساب میں اگرچہ علماء کے درمیان اختلاف ہے جو بخوفِ طوالت یہاں ذکر نہیں کیا جارہا، لیکن خلاصہ یہ ہے کہ "کتاب العین" اگرچہ مکمل طور پر خلیل کی نہ ہو تاہم اس کا اکثر حصہ اسی کا تالیف کردہ ہے"

کتاب العین کی اہمیت کے پیش نظر بعض نامور علماء مثلاً المفضل بن سلمہ، عبد اللہ بن محمد الکرمانی اور ابن درید وغیرہ حضرات نے اس پر نقد و جرح کی، ابو بکر الزبیدی المتوفی 379ھ نے اس کا عمدہ خلاصہ تحریر کیا[9]۔

ابو عمرو الشیبانی[10]

اسحاق بن مرار الکوفی الشیبانی 94ھ میں پیدا ہوا اور 206ھ میں وفات پائی۔ شعر ولغت کا عالم اور صاحبِ دیوان شاعر تھا، امام احمد بن حنبل اور امام ابو عبید بن سلام جیسے علماء نے اس سے استفادہ کیا، علم لغت میں "کتاب الجیم" لکھی، اس کتاب کو مشہور فرانسیسی مستشرق شارل کونس نے استاد ابراہیم مصطفیٰ کی تحقیق کے ساتھ شائع کردیا ہے۔

ابو عبید القاسم بن سلام

قرآن وحدیث اور لغت کا یہ مشہور عالم 175ھ میں پیدا ہوا اور 223ھ میں وفات پائی، اس کی بے مثال تصانیف نے امتِ مسلمہ کو قرآنی مفاہیم ومعانی میں بہت مدد دی، فن لغت میں اس کی مشہور کتاب "الغریب المصنف"[11] ہے۔

اس کتاب میں اس نے لغت کی تمیں کتب سے استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابن سیدہ الاندلسی المتوفی 458ھ (مشہور لغت نویس) کو یہ کتاب زبانی یاد تھی، اسی طرح سلیمان بن مطروح بھی اس کتاب کا حافظ تھا۔

ابن دُرید

ابو بکر محمد بن الحسن الازدی، البصری (223ھ-321ھ) کا شمار لغت کے اکابر علماء میں ہوتا ہے، علم لغت وادب میں وہ خلیل کا قائم تھا، ابن الندیم نے اس کی اُنیس کتابوں کا ذکر کیا ہے جس میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور کتاب علم لغت کی "الجمهرة فی اللغة" [۱۲] ہے، اس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ابن درید نے اسے جمہور کلام عرب سے منتخب کر کے جمع کیا تھا۔ الصاحب ابن عباد (متوفی ۳۸۵ھ) نے الجوہرۃ کے نام سے اس کتاب کا خلاصہ تیار کیا۔

الصاحب بن عباد

ابو القاسم اسماعیل بن عباس (326ھ-385ھ)، مشہور ادیب ونثر نگار ابن العمید المتوفی 360ھ کا شاگرد رشید ہے، اس کی ذاتی لائبریری چار سو بار شتر کے برابر تھی، یہ ایک طویل عرصہ تک مؤید الدولہ بن بویہ اور اس کے بھائی فخرولہ کا وزیر رہا۔ اس کے عظیم کارناموں میں لغت کی مشہور کتاب "المحیط" ہے جو وسعت اور جامعیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے [۱۳]

ابن فارس

ابو الحسین احمد بن زکریا بن فارس الرازی المتوفی ۳۹۰ھ، مشہور شاعر، ادیب اور لغت نگار تھا، دیگر تصانیف کے علاوہ لغت پر اس کی دو کتابیں "مقاییس اللغة" اور "المجمل" مشہور ہیں، اول الذکر چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر عبد السلام محمد ہارون کی تحقیق سے طبع ہو کر کافی عرصہ سے مارکیٹ میں آچکی ہے۔ ابن فارس نے اس کی ترتیب میں نہایت جدت پیدا کی ہے [۱۴]

الجوہری

ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری المتوفی 400ھ ترکستان کے شہر فاراب کا باشندہ تھا، ابو علی الفارسی المتوفی 356ھ اور ابو سعید السیرافی المتوفی 368ھ کا شاگرد تھا، فن لغت میں اس کا اعلیٰ کارنامہ "الصحاح فی اللغة" کی تصنیف ہے، علماء کرام نے "الصحاح" کو بہت پسند کیا ہے چنانچہ ثعلبی کہتے ہیں:

> "الصحاح، ابن درید کی الجمهرة فی اللغة اور ابن فارس کی المجمل سے زیادہ بہتر ہے" [۱۵]

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں: "اولین لغت نویس جس نے لغت کی کتاب میں صحت کا التزام کیا وہ الجوہری ہے۔ صحاح کو لغت کتب میں وہی درجہ ہے جو صحیح بخاری کو کتب حدیث میں" [۱۶]
علامہ جوہری کی اس کتاب کو علماء نے ہر زمانہ میں پسند کیا کیوں کہ موصوف نے اس کتاب کو جدید اور آسان اسلوب میں مرتب کیا، اس کے قبول عام کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ کتب لغت میں جتنا اس کے ساتھ اعتناء کیا گیا، شاید اتنا کسی اور کے ساتھ نہیں کیا گیا مثلاً محمد بن ابی بکر بن عباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القادر الرازی المتوفی (660ھ) نے مختار الصحاح کے نام سے اس کا خلاصہ تیار کیا، ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد القرشی المعروف بہ جمال قرشی نے اس کا فارسی ترجمہ کیا، اور "مختصر الصحاح" کے نام سے اس کا خلاصہ بھی تحریر کیا۔ علامہ جمال القرشی نے "نور الصباح فی اغلاط الصحاح" کے نام سے "الصحاح" پر تنقید کی، لیکن مفتی محمد سعد اللہ رامپوری نے نور الصباح میں اغلاط الصراح لکھ کر اس تنقید کا جواب دیا ہے[۱۷]

علامہ جلال الدین السیوطی نے "فلق الاصباح فی تخریج احادیث الصحاح" لکھ کر الصحاح میں مذکور احادیث کی تخریج کی ہے۔

چند دیگر مشہور کتبِ لغت

المحکم: یہ ابن سیدہ اندلسی (ابو الحسن علی بن اسماعیل المتوفی 458ھ) کی تالیف ہے، اس کا مؤلف علم نحو، لغت، علم قراءۃ میں مکمل دستگاہ رکھتا تھا، اس کی ترتیب "کتاب العین" کے مطابق ہے۔

المخصص: یہ ابن سیدہ کی دوسری کتاب لغت ہے اسے الثعالبی کے "فقہ اللغۃ" کے اسلوب پر مرتب کیا گیا ہے۔

العباب: یہ علامہ رضی الدین حسن بن محمد الصغانی کی مایہ ناز کتاب لغت ہے، مولف نے اس کی بیس جلدیں لکھیں، ابھی یہ نامکمل تھی کہ 660ھ میں وفات پاگئے۔

لسان العرب: یہ کتاب علامہ ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری المتوفی 711ھ کی تالیف ہے۔ اس کا مولف یگانہ روزگار عالم تھا، اس سے امام السبکی اور امام ذہبی نے استفادہ کیا۔ لسان العرب اَسّی ہزار 80,000 کلمات پر مشتمل ہے اور اسے لغت کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا[۱۸]

القاموس: علامہ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی المتوفی 816ھ نے اسے تالیف کیا، یہ کتاب ان عظیم کتابوں میں شمار ہوتی ہے جس نے لغت نویسی کی تحریک میں ایک نئی روح پھونک دی۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مشہور عالم مرتضیٰ حسین الزبیدی نے "تاج العروس من جواہر القاموس" کے نام سے اس کی شرح لکھ کر کتب لغت میں ایک عظیم اضافہ کیا، یہ بھی مکمل طور پر چھپ چکی ہے، القاموس المحیط کے کئی زبانوں میں تراجم بھی کیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور کئی علماء نے اس کے مختلف گوشوں پر نقد و جرح کی مثلاً محمد بن مصطفیٰ المعروف داؤد زادہ المتوفی 1107ھ نے "الدر اللقیط فی اغلاط القاموس" لکھی، شیخ احمد فارس الشدیاق المتوفی 1886ء نے "الجاسوس علی القاموس" لکھی، مفتی محمد سعد اللہ رامپوری المتوفی 1287ھ نے "القول المانوس فی صفات القاموس" لکھی[۱۹]

عصر حاضر میں کتبِ لغت

عربی زبان چونکہ اللہ اور اس کے رسول کی محبوب زبان ہے اور اَبدُ الاباد رہنے والی ہے لہٰذا سابقہ ادوار کی طرح عصر حاضر میں کئی کتبِ لغت معرض وجود میں آئیں مثلاً المنجد، الرائد، المورد، القاموس العصری، الفرائد الدریہ، القاموس الفرید وغیرہ، علاوہ ازیں کئی ڈکشنریاں ایسی بھی لکھی گئی ہیں جن میں عربی الفاظ کے معانی دیگر زبانوں مثلاً اردو، فارسی، انگلش، ترکی وغیرہ میں کیے گئے اور اس طرح ان عجمی زبانوں کے اکثر استعمال میں آنے والے حروف تہجی کی صورت میں ترتیب دے کر ان کے معانی عربی زباان میں لکھے گئے۔ خلاصہ کلام لیکن اس کے باوجود دور جدید میں علم لغت میں کوئی جدید طرز کا خصوصی طور پر قابل تحسین کام نظر نہیں آتا بلکہ سب میں متقدمین کی خوشہ چینی کی گئی ہے۔ البتہ دخیل اور معرب الفاظ کی بھرمار ہے جو عصر حاضر کا تقاضا بھی ہے۔

عربی لغت نگاری کے مکاتبِ اربعہ

متقدمین لغت نگاروں کی لغات کو خلیل بن احمد سے لے کر الجوہری کے عہد تک حسب ذیل چار مکاتب فکر میں محصور کیا جاسکتا ہے:

مکتبِ خلیل

یہ عربی لغت نویسی کا پہلا مکتبِ فکر ہے جس کا امام خلیل بن احمد ہے۔ خلیل نے اپنی کتاب کی ترتیب حروفِ ہجاء پر بلحاظِ مخارج رکھی ہے، لغت کو چند کتب میں تقسیم کیا ہے اور ہر کتاب کو ابواب پر متفرع کیا ہے، کلمات کو ابواب میں جمع کیا گیا ہے۔ خلیل کے بعد آنے والے کئی لغت نویسوں نے اس اسلوب کا تتبع کیا ہے مثلاً الازہری الہروی نے تہذیب اللغہ میں، ابن عباد نے المحیط میں، ابو علی القالی نے "کتاب البارع" میں شیخ خلیل نحوی کی کتاب العین کی پیروی کی ہے تاہم ہر بات میں پیروی کی بجائے کئی جدتیں بھی پیدا کیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتب ابی عبید

یہ دبستانِ فکر ابو عبید القاسم بن سلام کی طرف منسوب ہے، اس میں لغت کو معانی وموضوعات پر مبنی قرار دیا گیا ہے، ابو عبید نے پہلے چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھیں، ہر ایک کتاب علیحدہ موضوع پر مشتمل تھی مثلاً کتاب الخیل، کتاب اللبن، کتاب الحشرات وغیرہ، پھر ان جملہ کتابوں کو ایک جگہ جمع کرکے اسے "کتاب الغریب المصنف" کا نام دیا، ہر کتاب میں ایک موضوع سے متعلق تمام کلمات کو جمع کر دیا مثلاً کتاب النساء میں وہ تمام الفاظ جمع کر دیئے جو کسی نہ کسی طریقے پر عورتوں سے متعلق تھے۔ اس طرز پر ابن سیدہ اندلسی نے "المخصص" میں اور عبد الفتاح الصیدی نے کتاب الافصاح میں یہی طریقہ اپنایا۔

مکتب الجوہری

اس کا بانی ابو نصر الجوہری ہے، اس مکتب فکر نے جو نئی راہ اختیار کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے حروف کی بجائے کسی کلمہ کے آخر میں جو حرف ہو اس کے پیش نظر مواد کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا جائے، آخری حرف باب کہلائے گا اور پہلا حرف فصل کہلائے گا، امام الصغانی نے التکملۃ میں، ابن منظور نے لسان العرب میں اور امام فیروز آبادی نے القاموس المحیط میں یہی طریقہ اختیار کیا۔

مکتب البرمکی

یہ مکتب ابو المعالی محمد بن تمیم البرمکی کی طرف منسوب ہے، اس نے اگرچہ کوئی مستقل کتاب لغت تصنیف نہیں کی۔ تاہم لغت نویسی کا ایک نیا طریقہ اختراع کیا جو ابھی تک چلا آرہا ہے، وہ یہ ہے کہ لغت نویسی کی بنیاد حروف ہجاء کی معروف ترتیب پر رکھی گئی، کسی کلمہ کے پہلے حرف کو پیش نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ کلمہ کے دوسرے اور تیسرے حرف کو بھی پیش نظر رکھا ہے' اس نے الصحاح کو اسی ترتیب پر مرتب کرکے ایک انوکھا اسلوب نکالا، اگرچہ زمخشری نے اساس البلاغت میں یہ طریقہ اختیار کیا ہے لیکن اصل مؤسس البرمکی ہے۔ عربی لغت نویسی آغاز سے لے کر عصر حاضر تک انہی چار مکاتب فکر میں محصور ہے"[40]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی و حوالہ جات

1 المتقی، کنز العمال، حدیث نمبر۳۳۹۲۲، ج ۱۲ / ص ۴۴، مطبوعہ مصر

2 القاضی عیاض، الشفاء، ج۱ / ص ۱۷۸، مطبع الفارابی مصر

3 الطبری، تفسیر ابن جریر، ج ۱۷ / ص ۱۲۹، مطبوعہ مصر

4 الزرکشی، "البرہان"، ج۱ / ص ۲۹۳

5 العطار احمد عبد الغفور ومقدمۃ الصحاح، ص ۳۳، مطبوع مصر

6 حاجی خلیفہ: کشف الظنون، ج ۲ / ۴۵۹، ۴۷۰

7 العطار، احمد عبد الغفور، مقدمۃ الصحاح للجوہری، ص ۴۷

8 یاقوت الحموی، معجم الادباء، ج۱ / ص ۱۰۸، العطار احمد عبد الغفور، مقدمہ الصحاح، ص ۴۸

9 حاجی خلیفہ: کشف الظنون، ج۱ / ص ۱۴۴۳

10 ابو عمرو الشیبانی کے حالات کے لئے دیکھئے: القفطی: انباء الرواۃ ۱: / ۲۵۶، مطبوعہ دار الفکر، والسیوطی: بغیۃ الوعاۃ:۱ / ص ۴۳۹

11 السیوطی: بغیۃ الوعاۃ: ۲ / ص ۲۵۳، مطبوعہ المکتبۃ العصریہ بیروت

12 ابن خلکان وفیات الاعیان، ۴ / ۳۲۳، مطبوعہ بیروت

13 القفطی، انباء الرواہ، ج۱ / ص۲۳۶، دار الفکر العربیہ القاہرہ

14 مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: الیاقوت: معجم الادباء: ۴ / ص۸۰، ابن خلکان: الوفیات: ۱ / ۳۵

15 الثعلبی: یتیمۃ الدہر، ۴ / ۴۰۷، دار الفکر بیروت

16 السیوطی، المزہر: ۱ / ۹۷

17 النواب صدیق حسین خان قنوجی: البلغہ فی اصول اللغہ، ص ۱۷۷

18 مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو، ابن العماد الحنبلی: شذرات الذہب، ۶ / ۲۶ص، القفطی: بغیۃ الوعاۃ: ج۴ / ص۲۵۱

19 مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو، حاجی خلیفہ: کشف الظنون، ج۲ / ۱۳۰۸

20 مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے: عطار احمد عبد الغفور: مقدمہ الصحاح للجوہری، مطبوع بیروت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ